بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ · رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	یکم امان ۱۳۴۵ ہش ۸ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ یکم مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۵۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۸ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

○ ربوہ ۲۸ فروری۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں اور آپ کی عام طبیعت بھی بالعموم ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کراچی نے بذریعہ تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اطلاع دی ہے کہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لنڈن کو اپریشن کی وجہ سے شدید بخار ہو گیا ہے۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

○ مکرم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا تحریر کرتے ہیں کہ وہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ زیادہ تر تکلیف دائیں گردہ کی وجہ سے ہے۔ احباب جماعت سے مجاہد بھائی کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ سال رواں کا لائحہ عمل بعنوان "عہدیداران مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات" چھپوا کر مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جا چکا ہے جن مجالس کو پروگرام پر مشتمل یہ کتابچہ نہ ملا ہو وہ نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ڈسٹرکٹ کونسل کے رکن منتخب ہو گئے

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب جو ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین اور تحصیل کونسل کے رکن بھی ہیں ڈسٹرکٹ کونسل کے امیدوار تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحبزادہ صاحب موصوف کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ کو ۲۵ پولی شدہ ووٹوں میں سے ۴۲ ملے۔ محترم صاحبزادہ صاحب پہلے بھی چھ سال تک ڈسٹرکٹ کونسل کے رکن رہ چکے ہیں۔ اس حیثیت سے آپ نے ضلع کی جو خدمات سرانجام دیں وہ قابل تعریف ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو بیش از بیش دینی اور قومی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو

جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا

"یاد رکھو مَیں جو اصلاح خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن مَیں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ جیسا تہیدست آیا تھا تہیدست جاتا ہے۔ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اللہ فی صحابی۔ گویا صحابہؓ خدا تعالیٰ کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ہی ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب بندگان خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کونوا مع الصادقین اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سِر ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا بلکہ وہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کر کے حسب موقعہ ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً وہ ان کے امراض کا ازالہ کرتا رہتا ہے۔ اب جیسے آج مَیں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج کی تقریر سن کر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے۔ لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے جس میں تبدیلی نہیں ہے وہ من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی کا مصداق ہے۔ مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔

لعلّک باخعٌ نفسک الّا یکونوا مؤمنین"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۶ء

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ

آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ ہفت روزہ "المنبر" کا ایک مضمون نقل کیا جا رہا ہے۔ اس مضمون کا عنوان "اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون" جو سترھویں پارے اور سورۃ انبیاء کے شروع کی آیت ہے۔ بہتر ہوگا کہ اگر اس آیت کے بعد کی چند آیات بھی پڑھ لی جائیں۔ جو حسب ذیل ہیں:-

اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون
ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ
وھم یلعبون ۰ لاھیۃ قلوبھم ط واسروا النجوی
الذین ظلموا۔ ھل ھذا الا بشر مثلکم۔ افتاتون
السحر وانتم تبصرون۔

(اقترب آیت ۲ تا ۴)

لوگوں سے حساب لینے کا وقت قریب پہونچ چکا ہے مگر وہ (پھر بھی) غفلت میں (پڑے ہوئے) ہیں اور اعراض کرتے جا رہے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کبھی کوئی نئی یاددہانی نہیں آتی۔ مگر وہ اسے سنتے بھی جاتے ہیں۔ اور اس سے ہنسی مذاق بھی کرتے جاتے ہیں۔ ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا چپکے چپکے مشورے کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ (دیکھتے نہیں) یہ شخص تم جیسا ہی ایک بشر ہے۔ پھر کیا تم اس کی فریبانہ باتوں میں آتے ہو۔ حالانکہ تم خوب سمجھتے ہو۔

ہم نے یہاں صرف شروع کی آیات ہی نقل کی ہیں۔ مگر یہی مضمون آگے تک چلا جاتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نکال کر پڑھ لینا چاہیئے۔ مضمون کا خلاصہ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ جب دنیا میں فساد اور ظلم و ستم پھیل جاتا ہے۔ اور لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور دنیوی ساز و سامان ہی کو سب کچھ سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی عقل پر ناز کرنے لگتے ہیں۔ تو اگر نئی یاددہانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے جو انہیں خبردار کرتی ہے۔ تو وہ اس کو سنتے بھی جلتے ہیں اور اس کا ٹھٹھا بھی اڑاتے جاتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہو جاتے ہیں۔

مخالفین طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں ان اعتراضات کی وضاحت بھی کی ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ جب مخالفین راہ ہدایت اختیار نہیں کرتے۔ اور وہ برائیاں نہیں چھوڑتے۔ تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر نازل ہوتا ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب انہیں نئی یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ جیسا کہ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

یعنی ہم عذاب نہیں دیتے جب تک پہلے کسی رسول کے ذریعہ متنبہ نہیں کر دیتے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاددہانی کے لئے مامور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی مشہور پیشگوئی جو آپ نے آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے کی تھی مع چند تمہیدی الفاظ کے یہاں نقل کی جاتی ہے۔ فھو ھذا

"نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶ - ۲۵۷)

فحش تصاویر اور لٹریچر

اس زمانہ میں نقشہ کشی اور تصاویر سے علمی کام بھی لیا جاتا ہے۔ مگر جہاں اس لحاظ سے یہ فن اچھا ہے وہاں اس کا دوسرا پہلو نہایت مخرب اخلاق ثابت ہو رہا ہے۔ بازاروں میں نہ صرف فحش لٹریچر بک رہا ہے بلکہ فحش تصاویر کی بھی تجارت ہو رہی ہے جس کا اثر ہمارے نوجوانوں پر بہت پڑتا ہے۔ اس ضمن میں حکومت اقدام کر رہی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل خبر سے معلوم ہوتا ہے۔

"مغربی پاکستان کے وزیر قانون و اطلاعات مسٹر غلام نبی میمن نے بتایا کہ متعلقہ حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فلمی اشتہارات میں بڑھتی ہوئی فحاشی کی روک تھام کے لئے اچانک چھاپے مارا کریں۔ آپ نے کہا اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات اور سینما گھروں میں نصب اشتہارات پر نکتہ چینی اور ان سے متعلقہ تجاویز سے حکومت پوری طرح آگاہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اخبارات میں شائع ہونے والے اور دوسرے اشتہارات میں نفاست ملحوظ رکھنے سے متعلق ہدایات پر پوری طرح عمل نہیں کیا جاتا۔ اب متعلقہ حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اچانک چھاپے ماریں۔ اور مناسب قانونی کارروائی بھی کریں۔"

(نوائے وقت ۲۶-۲-۶۶ صفحہ اول)

ہمیں امید ہے کہ حکومت اس بارے میں زیادہ سختی سے کام لے گی اور ملک کو ایسے لٹریچر اور تصاویر سے پاک کر دے گی۔ جو فحش کی ترغیب دیتی ہیں ⁂

نائیجیریا کے خونیں انقلاب کا مذہبی پس منظر

(مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

پروفیسر آرنلڈ ٹائن بی جو دنیا کے ایک بہت بڑے مؤرخ مانے جاتے ہیں اور جن کے متعلق یہ کہنے میں کسی کو بھی باک نہیں ہو سکتا کہ ان کی سیاسی نظر نہایت گہری ہے اور سیاسی امور کے تجربہ میں ان کی رائے اکثر و بیشتر درست ہی ثابت ہوتی ہے۔ انہوں نے نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے حالیہ انقلاب کے متعلق ایک مضمون میں صدر مملکت پاکستان کی اس بات کو جائز طور پر سراہا ہے کہ باوجودیکہ پاکستان میں بھی فوجی انقلاب آیا لیکن نہ کسی کا خون بہا اور کسی کو بے وجہ تنگ کیا گیا۔ نائیجیریا کے انقلاب کے متعلق انہوں نے افسوس کا اظہار کیا ہے اور خاص طور پر اس بات کے پیش نظر کہ ایسے آڑے وقت میں اگر کوئی نائیجیرین اپنے قبیلے سے بلند و بالا ہو کر سب کو متحد کر سکتا تھا تو وہ صرف سر ابوبکر طفاوا بالیوا ہی تھے جنہیں دوسروں کے ساتھ ہی موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے۔ سر ابوبکر فی الحقیقت ایک ایسے شخص تھے جو ہر قبیلہ کے ہر فرد کو ایک ہی نظر سے دیکھتے تھے اور غالباً ان کی یہی خوبی ان کی اپنی اور سر احمدو بیلو کی اور ان کی پارٹی کے دوسرے افراد کی موت کا باعث بن گئی۔ آجکل جمہوریت کا زمانہ ہے اور جمہوریت کے پنپنے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ حکومت پارٹی کی ہو نہ کہ افراد کی۔ جو پارٹی کسی فرد کو کوئی عہدہ سپرد کرتی ہے وہ اس سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ اس عہدہ سے فائدہ اٹھا کر اس پارٹی کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے گا۔ سر ابوبکر نے افسوسناک طور پر اس بات کو نظر انداز کیا اور اپنے آپ کو اپنی پارٹی کا ممبر ثابت کرنے کی بجائے ہمیشہ اپنے آپ کو محض نائیجیریا کا ایک باشندہ جس کے لئے ہر پارٹی کا ہر فرد برابر تھا سمجھا۔ اس سے ان کے ذاتی کردار کی بلندی کا تو ضرور پتہ چلتا ہے لیکن اس بات نے ان کی پارٹی کو اس حد تک کمزور کر دیا کہ آخر چند ایک افراد نے منظم ہو کر ان کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا۔ پروفیسر ٹائن بی کے خیال کے مطابق سر ابوبکر کی اس ہنگامے میں باغیوں کے ہاتھوں ہلاکت نہایت افسوسناک ہے لیکن اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ بات ہے کہ جو کچھ نائیجیریا میں ہوا ہے یہ محض سیاسی بغاوت نہیں بلکہ دو مذہبوں کی آپس میں ٹکر ہے جس کے لئے ایک مذہب کے پیرو (یعنی عیسائی) تو دیر سے تیاری کر رہے تھے لیکن دوسرے مذہب کے پیروؤں (یعنی مسلمانوں) کو ابھی جھنجھوڑ کے جگایا ہی جا رہا تھا۔ مسلمان اپنی روائتی رواداری کی چادر تانے سوئے رہے اور عیسائی پادریوں نے اپنے ہم مذہبوں کے جذبات کو اسلام کے خلاف اتنا ابھار دیا کہ انہوں نے ہلّہ بول دیا۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے اور اب ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ نائیجیریا کے مسلمانوں کو اپنی حفاظت میں لے لے اور پھر انہیں ایسے راہنما عطا کرے جو انہیں متحد کر سکیں اور ان کی ہر قسم کی بہبود کا خیال رکھ سکیں۔

عیسائی ایک لمبے عرصہ سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کبھی درپردہ اور کبھی کھلم کھلا "جہاد" کر رہے تھے۔ ان کے چھوٹے سے چھوٹے پادری سے لے کر بڑے سے بڑے بشپ تک اسی کام میں مصروف تھے۔ ان کی مسلمانوں سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ ڈاکٹر فشر نے اپنی کتاب "احمدیہ" میں لکھا ہے:-

"مسلمانوں کی تعلیمی کوششوں کو تیز تر کر دینے کا یہ بات بھی بہانہ بن گئی کہ مئی ۱۹۲۲ء میں لیگوس میں اینگلیکن سناڈ (Anglican Synod) نے یہ Unfortunate فیصلہ کر دیا۔ اگرچہ پوری طرح اس پر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔ کہ مسلمان بچوں کو سکولوں میں داخل نہ کیا جائے اور اس کی وجہ یہ پیش کی گئی کہ وہ اخلاق سے عاری اور غیر تربیت یافتہ تھے اور سکولوں میں داخل ہو کر عیسائی بچوں کے لئے مخرب اخلاق ثابت ہوتے تھے۔"

اسی طرح ۱۹۵۶ء میں پروفیسر جے۔ ایچ۔ پرائس (Prof. J. H. Price) نے انگلستان کے ایک اخبار مانچسٹر گارڈین میں ایک مضمون میں لکھا کہ

"گزشتہ چند ماہ میں یہ بات میرے مشاہدہ میں آئی ہے کہ عیسائیوں کے ایک مشہور سکول (لڑکیوں کے سکول) میں ایک کلاس میں جتنے غیر عیسائی بچے داخل ہوئے ان سب کو پہلے ہی روز عیسائی بنا لیا گیا۔ ان کو بپتسمہ دے کر یہ بتا دیا گیا کہ آج سے وہ عیسائی ہیں۔"

اسی طرح نائیجیریا کے ایک عیسائی مصنف جو کسی وقت مشرقی نائیجیریا کے انفارمیشن سروسز کے محکمہ کے ایکٹنگ ڈائریکٹر تھے نے آزادی کے حصول کے موقع پر ایک کتاب "The Promise of Nigeria" میں لکھا:-

"مجھے ایک عیسائی پادری کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس نے اپنے گرجا کے ممبروں کو ہدایت دے رکھی ہے کہ جب ریڈیو پر مسلمانوں کی طرف سے کوئی پروگرام پیش کیا جا رہا ہو تو وہ اپنے ریڈیو بند کر دیا کریں اور وہ ایسی کسی سماجی تقریب میں شمولیت نہ کیا کریں جو کسی مسلمان نے منعقد کی ہو۔۔۔"

ایک طرف تو ایسی ہدایت نائیجیریا کی وحدت کے سراسر منافی ہے اور دوسری طرف حضرت مسیح کی تعلیم کے بھی یہ بات سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ ان کی تعلیم یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ سے ایسی ہی محبت کرو جیسی کہ تم اپنے آپ سے کرتے ہو، ہمسایہ کا مذہب چاہے کچھ ہی ہو۔ ابھی تک مذہب کی طرف سے کوئی سیاسی الجھنیں پیدا نہیں ہوئیں۔ اور مسلمان اور عیسائی سیاستدانوں نے مذہب کی بنیاد پر سیاست کی عمارت تعمیر کرنے کے خیال کو رد ہی کیا ہے۔ اور یہ سب باہم مل جل کر ملک کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیڈر مثلاً وفاقی وزیر اعظم الحاج سر ابوبکر طفاوا بالیوا شمالی علاقے کے وزیر اعلیٰ الحاج سر احمدو بیلو اور مغربی نائیجیریا کے وزیر داخلہ الحاج ڈی۔ ایس آڈیگبیرو نے ہمیشہ عیسائی مشنوں کی تعلیمی اور ثقافتی کوششوں کی تعریف کی ہے۔ عیسائی مشنوں نے نہایت مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے یہ مساعی کی ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ نائیجیریا میں مذہبی کشمکش صرف اور صرف اسی حالت میں شروع ہو سکتی ہے جبکہ عیسائی لوگ اس پادری کو جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے ستر د (Condemn) نہیں کرتے اور وہ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہ پیچھے رہ گئے ہیں مسلمانوں سے دشمنی کرتے رہیں گے اور عدم تعاون کا اظہار کریں گے۔"

سام اپیلے کا تجزیہ حیرت ناک طور پر درست ثابت ہوا ہے۔ البتہ ایک بات میں انہوں نے غلطی کھائی تھی۔ اور وہ یہ کہ جب وہ یہ کہہ رہے تھے کہ "ابھی مذہب کی طرف سے کوئی سیاسی الجھنیں پیدا نہیں ہوئیں" اس وقت درحقیقت یہ الجھنیں پیدا ہو چکی تھیں۔ چنانچہ امریکہ کے ہفتہ وار میگزین ٹائم (TIME) نے اپنی پندرہ فروری ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں مذہب کے کالم میں "مسلمان بمقابلہ بلی (Moslems V. Billy)" کے عنوان سے اس بات کا ذکر کر کے کہ مسلمانوں نے بلی گراہم کو دعوت دی تھی کہ وہ مسلمانوں سے ملاقات کرے اور بلی گراہم کے دورہ کا انتظام کرنے والوں نے اس خواہش کو رد کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اگر آپ کو بلی گراہم کے عقائد کے متعلق کچھ معلوم کرنا ہے تو اس کے پبلک جلسوں میں شرکت کر کے آپ یہ علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس ذکر کے بعد ٹائم نے لکھا ہے

"نائیجیریا کے مسلمانوں کو جو دسمبر کے انتخابات میں کامیابی کے باعث جس کامیابی کی وجہ سے ان کا مسلمان وزیر اعظم اپنے عہدہ پر قائم رہا تھا مغرور تھا۔ یہ جواب (یعنی ملاقات سے انکار) اس بات کا ثبوت تھا کہ گراہم کا دورہ (جو کافی عرصہ پہلے تجویز کیا گیا تھا) صرف اس لئے کروایا جا رہا تھا تاکہ عیسائیوں کو سیاسی اقتدار حاصل ہو جائے۔"

بات یہ ہے کہ سیاسی اقتدار کے لئے عیسائی ایک لمبے عرصہ سے کوشش کر رہے تھے ایک طرف تو وہ مسلمانوں کے خلاف جذبۂ نفرت کو ہوا دے رہے تھے اور دوسری طرف وہ نائیجیریا کو ایسی مساعی کا مرکز بنا رہے تھے جو بالآخر انہیں متحد کر کے ان کی طاقت میں اضافہ کا باعث بنیں۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ انہیں تو یہ حق حاصل ہے

کہ وہ کہیں کہ نائیجیریا عنقریب سارے کا سارا عیسائی ہو جائے گا لیکن جونہی وہ کسی مسلمان کی زبان سے یہ بات سنتے تھے کہ نائیجیریا میں اسلام ترقی کرے گا وہ یک زبان ہو کر یہ شور مچانے لگتے تھے کہ مسلمان مذہبی جھگڑوں کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

۱۹۵۴ء میں نئی پارلیمان کانسٹی ٹیوشن کا نفاذ ہوا۔ انتخابات ہوئے اور ان کے نتیجہ میں شمالی علاقے کے مسلمانوں کی سیاسی بالادستی قائم ہو گئی۔ اب آپ دیکھئے کہ عیسائی حلقوں میں کس قسم کے اضطراب کا اظہار کیا گیا۔

نائیجیریا کے سب سے زیادہ چھپنے والے اخبار ڈیلی ٹائمز نے پندرہ فروری ۱۹۶۵ء کو آخری صفحہ پر بڑی سرخی یہ جمائی

"Bishop warns church against Islam"

"بشپ کا عیسائی حلقوں کو اسلام کے خلاف انتباہ" اور لکھا کہ بشپ اے۔ بی۔ اکین ییلے (A.B.AKINYELE) جو کہ ابادان کے حلقہ کے انچارج ہیں عیسائی حلقوں کو متنبہ کیا ہے کہ اسلام کو ایسا مذہب نہ ثابت ہونے دیں کہ لوگوں کو یہ خیال ہو جائے کہ افریقنوں کا حقیقی مذہب یہی ہے۔"

بارہ مئی ۱۹۵۵ء کو بشپ ہاولنز کی ایک تقریر شائع ہوئی جس میں یہ بات سب سے زیادہ نمایاں تھی کہ ان کی سب سے بڑی مشکلات (یا مسائل) میں سے ایک اسلام اور عیسائیت کا مغربی افریقہ میں تصادم ہے۔

۲۷ مئی ۱۹۵۵ء کو کیتھولک ہیرلڈ نے اپنے اداریہ میں کہا "عیسائیت اس وقت اپنی تاریخ کی سب سے بڑی جنگ لڑ رہی ہے اور یہ جنگ ہے اسکی اپنی بقا کے لئے اور لوگوں کی روحوں کے لئے۔"

۱۸ مئی ۱۹۵۵ء کو ڈیلی ٹائمز نے پہلے صفحہ پر پورے صفحہ کی سرخی سے یہ خبر دی

"ANGLICANS ALARMED BY SPREAD OF ISLAM"

"اینگلیکن لوگ اسلام کی ترقی سے خوفزدہ ہیں" اور خبر میں یہ درج تھا کہ عیسائیوں نے بشپ ہاولنز کی اقتدا میں فیصلہ کیا ہے کہ باہر کے ملکوں سے اسلام کے ماہر عیسائی منگوا کر اسلام کی خامیاں طشت از بام کی جائیں۔

۱۹ مئی کو ایک اور روزنامہ نے اداریہ کا عنوان رکھا۔

CHRISTIAN FAITH IN DANGER"

"عیسائی مذہب خطرہ میں ہے۔" اس اداریے کا آخری فقرہ یہ تھا:۔

"اگر ہمارے انتباہ کی پرواہ نہ کی گئی تو عین ممکن ہے کہ اسلام فاتحانہ انداز میں نائیجیریا میں جنوب کے آخری حدود تک پہنچ جائے گا۔" جو خبر مدرسہ ... کو کسی عنوان سے چھپی تھی۔

"اینگلیکن لوگ اسلام کی ترقی سے خوفزدہ ہیں"

اسکے بعد اخبارات میں اس خبر پر تنقید و تبصرہ کا ایک لمبا سلسلہ چلا۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ احمدیہ مسلم مشن نے اینگلیکن چرچ کو چیلنج دیا کہ اگر وہ اسلام کی خامیاں ہی طشت از بام کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں تو ایک دوستانہ رنگ میں گفتگو ہو جائے جسے عیسائیوں نے منظور نہ کیا لیکن بہر حال احمدیہ مشن کے ہفتہ وار اخبار نے

"Weak Points of Christianity"

"عیسائیت کی کمزوریاں" کے عنوان سے مسلسل سات اداریئے لکھے۔

۲۷ مئی کو ایک اینگلیکن نے اخبار میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "اسلام پر حملے اینگلیکن لوگوں کی مشکلات کا حل نہیں بن سکتے۔"

۲۸ مئی کو ایک مقتدر نائیجیرین عیسائی نے اخبار میں لکھا جس کا عنوان تھا "اسلام عیسائیت کے لئے کوئی خطرہ (MENACE) نہیں ہے۔"

۳۱ مئی کو ایک ڈاکٹر سیاستدان نے ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "اینگلیکن لوگوں کو اپنے دل ٹٹولنے چاہئیں۔"

احمدیہ مشن کے اخبار میں اس سلسلہ میں اداریوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ ۱۲ جون کو کیتھولک ہیرلڈ نے اداریئے کا عنوان رکھا

"مذہبی جھگڑے بد مزگی کا باعث بنتے ہیں"

اور اس اداریئے میں احمدیہ مشن کے اخبار اور اسکے ایڈیٹر کو (یعنی خاکسار کو) خوب سنائیں۔ ہمارا "گناہ" صرف یہ تھا کہ ہم نے کہا تھا کہ اگر اسلام کی خامیاں آپ پیش کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے اسکی خوبیاں بھی سن لیجئے۔ لیکن عیسائی بھلا اس بات کو کب برداشت کر سکتے تھے۔

۱۱ جون کو عیسائیوں نے اخبارات میں اس بات کی شکایت کی کہ اتوار کے روز عیسائیوں کو گرجا جانا ہوتا ہے اور اس روز مسلمان بیاہ شادیوں اور دوسری تقاریب کا انتظام کر لیتے ہیں اور اس طرح عیسائیوں کی عبادت میں خلل اندازی ہوتی ہے یہ بات کسی ایک فرد یا چند ایک غیر ذمہ دار افراد نے نہیں کہی تھی بلکہ لیگوس کی علاقائی عیسائی مجلس نے یہ بات کہی تھی۔

۳ اگست ۱۹۵۵ء کو کیتھولک ہیرلڈ نے اپنے اداریہ میں لکھا "کیا کیتھولک سکولوں کو اس بات کے لئے مجبور کیا جائے کہ وہ مسلمانوں کے تہواروں پر چھٹیاں کریں اور اس طرح طلبار کی حاضریاں پوری ہونے سے رہ جائیں۔ یا کیا یہ کہا جا رہا ہے کہ کیتھولک اپنے تہوار منانا چھوڑ دیں اور مسلمانوں کے تہوار منائیں۔ (یعنی ان تہواروں پر چھٹیاں کریں) منطقی طور پر نتیجہ ظاہر ہے۔"

اوپر کی تمام باتیں جو مشتے نمونہ از خروارے والی بات ہے۔ صرف ایک ہی سال سے تعلق رکھتی ہیں لیکن یہ سال نہایت اہم تھا کیونکہ اس سال کے شروع ہونے سے ایک دو ماہ قبل ہی تو زمام حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں آئی تھی۔ (حالانکہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں حکومت کے ہونے سے یہ ہرگز مطلب نہیں کہ عیسائی اس میں حصہ دار نہیں تھے)

اسکے بعد ۱۹۵۹ء میں پھر انتخابات ہونے تھے۔ چنانچہ اس سے کچھ عرصہ پہلے ہی پھر واویلا شروع ہو گیا۔

۲۵ نومبر ۱۹۵۷ء کو یہ خبر شائع ہوئی:۔

ABA SYNOD SEES GREATER TASK AHEAD IN EMERGENT STATES

"آبا کی علاقائی مجلس کو ابھرتے ہوئے ملکوں میں بہت بڑا کام نظر آ رہا ہے۔"

خبر میں لکھا تھا کہ آرچ بشپ ڈاکٹر جے۔ ایل۔ سی ہارسٹیڈ (DR. J.L.C. HORSTEAD) نے اس سے قبل اپنی تقریر میں کہا تھا کہ چرچ (یعنی اس علاقے کی عیسائیت) نے سو سال سے زیادہ برطانیہ کی حفاظت میں گذارے ہیں لیکن اب ہر چیز نائیجیریا کے لوگوں کے ہاتھوں میں آ رہی ہے اور انکی اکثریت غیر عیسائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات عیسائیوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔

اپنی تقریر کے آخیر پر انہوں نے کہا کہ صلیب ہوا میں لٹک رہی ہے کون جانے کہ یہ سیدھی کھڑی رہے گی یا ایک طرف کو لڑھک جائے گی۔ کیا یہ اوپر اٹھیگی اور پھیلے گی اور بڑھے گی یا یہ سمٹ جائیگی اور ایک طرف کو دھکیل دی جائے گی۔"

اس کے بعد ستائیس نومبر ۱۹۵۷ء کو یہ خبر شائع ہوئی کہ نائیجیریا کی عیسائی تنظیموں نے متحد ہو جانے کے سلسلے میں ایک میٹنگ بلائی ہے۔

اس سے اگلے ہی روز یعنی ۲۸ نومبر کو یہ خبر شائع ہوئی کہ مسلم پارٹی نے سیاسی پارٹی جس کا نام ایکشن گروپ ہے پر الزام لگایا ہے کہ وہ انہیں بے وجہ تنگ کر رہے ہیں۔

۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو جلی حروف میں یہ خبر شائع ہوئی

"CHURCH ALARMED BY SPREAD OF ISLAM IN NIGERIA."

"نائیجیریا میں اسلام کی ترقی سے عیسائیت ہراساں ہے"

۲۸ دسمبر کو یہ خبر شائع ہوئی:۔

"مغربی نائیجیریا کے مسلمانوں کو وہی خوف لاحق ہے جو اقلیتوں کو ہوتا ہے" اس خبر میں حکومت کے قائم کردہ ایک کمیشن کے سامنے مسٹر ڈنگل فٹ جو ایک بہت بڑے برطانوی وکیل ہیں کا مسلمانوں کی طرف سے بیان تھا اور اس پر بحث کی گئی تھی۔

۲ جنوری ۱۹۵۸ء کو نائیجیریا میں عیسائیوں نے ایک آل افریقہ کانفرنس کے انعقاد کی خبر دی۔ اس کانفرنس کے سامنے جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش تھا وہ "اسلام کا چیلنج" تھا۔

۱۳ جنوری کو یہ خبر شائع ہوئی "آئندہ چند سالوں میں افریقہ کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ اس کا مذہب کیا ہوگا۔"

۱۴ جنوری کو یہ خبر شائع ہوئی

CHRISTIAN CHURCH WORRIED ABOUT ISLAM IN NIGERIA

— BISHOP ODUTOLA

"بشپ اوڈوٹولا نے کہا ہے کہ عیسائی حلقے اسلام کی نائیجیریا میں ترقی سے ہراساں اور پریشان ہیں۔"

اسی روز یہ خبر بھی اسی اخبار میں چھپی۔

"مغربی افریقہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے۔"

۱۱ جنوری کو میتھوڈسٹ چرچ کی ایک علاقائی میٹنگ کی خبر کی سرخی یہ تھی۔

"میٹنگ میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ اسلام کے خلاف محاذ قائم کیا جائے۔"

۲۴ اگست ۱۹۵۹ء (جس سال نومبر میں انتخابات ہونے تھے) کو اخباروں میں یہ خبر چھپی کہ ورلڈ چرچز نے نائیجیریا میں مطالعاتی پروگرام تیار کیا ہے۔

نومبر ۱۹۵۹ء میں انتخابات ہوئے۔ ۱۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو ایک روزنامے نے اپنے اداریہ کا عنوان یوں رکھا

CURB THIS INVASION

"اس حملہ کو دبایا جائے۔" اور اس میں لکھا "یہ کول (یعنی اسلام) ہر صبح اور ہر جمعہ کے روز جنگ کے راستے پر ہوتا ہے اور اسکے جرنلز مو (جرنیل) مولوی شیخی ہیں۔"

۱۲ مارچ ۱۹۶۰ء کو ایک خبر یوں شائع ہوئی۔ سرخی ملاحظہ ہو:۔

CHRISTIANITY IS LOSING OUT TO ISLAM IN AFRICA.

"افریقہ میں عیسائیت اسلام سے شکست کھا رہی ہے۔" خاکسار نے ایک دفعہ لیگوس سے اگرا جاتے ہوئے بیان دیا کہ نائیجیریا بلکہ سارے افریقہ میں اسلام ترقی کریگا ایک روزنامے نے بڑے پیمانے پر اس خبر کی سرخی یوں جمائی:۔

MUSLIM FANATIC DREAMS: DREAM THAT IS FALSE

"ایک مسلم دیوانہ کا خواب — جو کہ جھوٹا خواب ہے۔"

۱۰ جنوری کو اس خبر پر اداریہ لکھا جس کا عنوان تھا

NO RELIGIONS CONTROVERSY HERE

"یہاں کوئی مذہبی بحث نہ چھیڑی جائے۔" اور اس اداریہ کو یوں شروع کیا گیا:۔ "مغربی افریقہ کے چیف احمدیہ مشنری مولوی نسیم سیفی نے آہستہ آہستہ نائیجیریا میں رواداری کے چشمہ کو زہریلا کر دیا ہے۔ ریڈیو پر اپنے اخبار ٹروتھ میں اور اپنے پریس ریلیزوں میں یہ مسلمان عالم یہاں کے مذہبی حلقوں کو بے وجہ چوٹ کا شکار بنا رہا ہے۔"

ذرا اندازہ کیجئے:۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مئی ۱۹۶۱ء میں ایک مضمون ایک ماہنامہ نے اس عنوان سے چھاپا "آج افریقہ میں: کیا اسلام طاقت کی تلاش میں ہے؟"

۴ جنوری ۱۹۶۳ء کو ایک روزنامہ نے "عیسائیت" پر اداریہ لکھا اور اس میں صاف صاف الفاظ میں لکھا۔

The unprecedented growth of Islam is giving the Christian church in Africa serious head ache."

"اسلام کی بے مثال ترقی افریقہ میں عیسائیوں کے لئے بہت زیادہ سردردی کا باعث ہے۔" اس سردرد کو دور کرنے کے لئے سر احمدو بیلو اور سر ابوبکر طفاوا بلیوا اور سینکڑوں اور مسلمانوں کا نائیجیریا میں خون بہایا گیا ہے لیکن نائیجیریا کے عیسائیوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

(باقی ص ۸ پر)

چوہدری محمد اعظم صاحب کی وفات اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ضروریات

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم ان خوش قسمت افراد میں سے تھے، جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس ادارہ میں کام کرنے کی توفیق ملی جس کے بارہ میں حضور اقدس نے فرمایا تھا کہ اگر اساتذہ دلجمعی سے سلسلہ کے اس مرکزی ادارہ میں پڑھاتے رہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ محترم اعظم صاحب مرحوم نے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کی۔ دن رات مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی اور سلسلہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہمہ وقت وقف کئے رکھا۔ سکول میں محنت اور اخلاص سے کام کیا۔ اور اپنی انتظامی صلاحیتوں سے سکول کی پالیسی اور اسکے انتظام میں دسترس حاصل کی اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے بچوں کو پڑھانے کی سعادت پائی۔

تیس پینتیس سال کی عمر میں ہی تجربہ کار، ماہر اور کہنہ مشق اساتذہ کے زمرہ میں شامل ہو گئے۔ جماعت کا عموماً اور بالخصوص مجلس خدام الاحمدیہ میں ایثار اور اخلاص کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اور نوجوانوں کی اس تنظیم میں خاص نام اور مقام پیدا کیا اس کا کچھ کچھ اندازہ ان ریزولیوشنز سے بھی ہوتا ہے جو سکول کے علاوہ خدام الاحمدیہ کی بیرونی اور مقامی تنظیموں اور افراد جماعت نے بطور تعزیت مجھے بھی بھجوائے ہیں۔ ان کا انجام بلاشبہ قابل رشک تھا جبکہ ہزاروں مومنوں نے نماز جنازہ ادا کی اور وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

مرحوم سائنس اور ریاضی کے بہترین اساتذہ میں سے تھے بلکہ اپنے رنگ میں ایک حد تک یکتا۔ الٰہی سلسلے افراد کے محتاج نہیں ہوا کرتے اسلئے میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے نعم البدل کا انتظام فرما دے گا۔ لیکن میں مخلص اور جاں نثار احمدی نوجوانوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بی ایس سی ٹرینڈ اساتذہ کے لئے اپنے آپ کو سلسلہ کے اس مرکزی ادارہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے اور ثواب حاصل کرنے کا ایک عمدہ موقع ہے کیونکہ اعظم صاحب مرحوم کے قائم مقام کی فوری طور پر ضرورت ہے آیئے اور اس خلا کو پُر کرنے کا ذریعہ بنئے۔

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ گذشتہ سال اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر کئے گئے تھے

۱۔ اسلام کا اقتصادی نظام ۲۔ اسلام کی برتری ادیان عالم پر

اس میں بالترتیب لئیق احمد طاہر۔ بشیر احمد اختر اور عزیز محمد اطہر مجلس ربوہ۔ اوّل۔ دوم اور سوم قرار پائے۔

امسال اس انعامی مقابلہ کے لئے ذیل کے دو عنوان مقرر کئے گئے ہیں

۱۔ اسلامی جہاد ۲۔ اسلام کا سیاسی نظام

ان دونوں میں سے کسی ایک پر مقالہ لکھنے کی اجازت ہوگی۔ یہ مقالہ دس ہزار سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اول۔ دوم اور سوم آنیوالے خدام کو بالترتیب چالیس پندرہ اور دس روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۶۶ء کے موقع پر دئے جائیں گے۔ خدام کو اس علمی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔ شہری مجالس یہ کوشش کریں کہ ان کی مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ اس مقابلہ میں ضرور حصہ لے۔

مقالہ جات ۲۰ ستمبر ۱۹۶۶ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دینے چاہئیں اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جا سکیں گے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں: تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ماہ فروری ۱۹۶۶ء کا چندہ فروری کے مہینہ کے اندر اندر مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم مال)

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف سکندرآباد دکن کی یاد میں

(محترم شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء میں محترمہ عزیزہ زینب حسن صاحبہ آف ڈھاکہ کا مضمون اپنے والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آف سکندرآباد دکن کے متعلق پڑھا اس سے مرحوم و مغفور کی یاد تازہ ہوگئی اور ان سے محبت کے جذبات کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ کا چہرہ پُرکشش۔ دانت سفید موتی کی مانند چمکیلے قد درمیانہ تھا۔ اعلیٰ درجہ کے مخلص اور صالح انسان تھے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے خاص محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ جب قادیان آتے تو ان کے لئے تحفے تحائف لاتے تھے۔ مرکزی کارکنان سلسلہ سے بھی محبت و اخلاص رکھتے تھے اور ان کا بہت احترام کرتے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد قادیان کے جلسہ سے فارغ ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیارت کے لئے آپ ربوہ تشریف لاتے رہے مجھے جب قادیان میں یا ربوہ میں ملتے تو بہت محبت سے معانقہ کرتے اور حالات پوچھتے رہتے تھے۔ جب تحریک شدھی کا آغاز ۱۹۲۳ء میں ہوا۔ اور چار چار ماہ کی وقف زندگی کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے شروع ہوئی۔ تو حضور نے ہدایت فرمائی کہ مجاہدین اپنے خرچ پر جائیں اور اپنے خرچ پر وہاں چار ماہ رہیں اور اپنے خرچ پر ہی واپس آئیں۔ چنانچہ میں بھی دوسرے وفد میں آگرہ اس خدمت کے لئے گیا۔ وہاں امیر المجاہدین حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کے حکم پر سکراوہ شدھی کو روکوانے کے لئے گیا۔ وہاں جب کامیابی ہوئی تو پھر مجھے نوگانواں ضلع متھرا بھجوایا گیا۔ یہ نوگانواں بہت بڑا قصبہ اور آریوں اور ملکانوں کا گڑھ تھا۔ وہاں میرے جانے سے پیشتر حضرت شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ صحابی اور میاں خدا بخش صاحب صحابی مسنوری اور ڈاکٹر چوہدری نور احمد صاحب ساکن کھیوہ چک ضلع لائلپور رہتے تھے۔ میرے جانے سے ہم وہاں چار آدمی ہو گئے

ہمارے امیر شیخ غلام احمد صاحب نومسلم تھے جو بہت بزرگ اور دعا گو انسان تھے وہاں جانے پر مجھے معلوم ہوا کہ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب حضرت شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ کو کافی روپیہ بھجواتے تھے اور سیٹھ صاحب کی ہدایت تھی کہ یہ روپیہ اپنے پر۔ اپنے ساتھیوں پر۔ اور ملکانوں کی تالیف قلوب پر خرچ کیا جایا کرے۔ چنانچہ ہر مہینہ سیٹھ صاحب کی جانب سے روپیہ آتا تھا۔ اور وہاں آپ کی ہدایت کے تابع خرچ ہوتا رہا۔ اس کا علم صرف سیٹھ صاحب اور شیخ صاحب کو ہوتا تھا۔ مجھے بھی وہاں رہنے کی وجہ سے پتہ لگ گیا تھا۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم نے اپنی زندگی میں سکندرآباد دکن میں ایک جوبلی ہال اپنے خرچ سے بنوا دیا اور پھر اسے صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں دے دیا اور تبلیغ یعنی مخلوق خدا کو راہ راست پر لانے کے لئے اُن کا جوش جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ الغرض سیٹھ صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کا مجموعہ تھے اور احمدیت کا چمکتا ہوا ستارہ تھے۔ خدا کرے۔ ان کے پسماندگان بھی ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور دینی و دنیاوی برکات سے نوازے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے فضل و احسان سے جنت میں سیٹھ صاحب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

هو الشافی

آپریشن کی ضرورت نہیں

۱۔ موتیابند میں جبکہ نظر کام دیتی ہو
۲۔ پتہ اور گردے کی پتھریوں میں
۳۔ اپنڈے سائٹس کے کیس میں
۴۔ بواسیر کی تکلیف میں ۵۔ دانتوں کی ابتدائی پیپ اور
۶۔ دسولی ناسور اور پھوڑے وغیرہ کی شکایات میں
بفضل تعالےٰ کیموہیو سسٹم کی جدید ادویات سے
فوری آرام اور مستقل شفا حاصل ہو جاتی ہے
لاہور کیموہیو سنٹر۔ ٹاؤن اینڈ مارکیٹ کمرشل بلڈنگ دی مال
ربوہ کیموہیو سنٹر۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

کیل چھائیوں، پھوڑے، پھنسی، خارش اگزیما کے لئے
برناف کریم فی ٹیوب ایک روپیہ پچیس پیسے
تیار کردہ اول کیمیکل انڈسٹریز (رجسٹرڈ) گجرات
طبیب دوست نمونہ کیلئے تحریر فرمائیں

محترم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم

(مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب شملوی راولپنڈی) ـــــــــ

محترم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم مغفور رفیق اللہ چک قادیان کے قرب کے رہنے والے تھے پیدائشی احمدی تھے۔ عمر کا اکثر حصہ شملہ میں گذارا۔ شملہ کی جماعت کے روح رواں تھے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی سلسلہ کے کاموں میں خاص کر وہ کام جن کا تعلق گورنمنٹ سے ہوتا۔ ان میں ہمیشہ خاص حصہ لیا۔ جب حضرت اقدس موسم گرما میں شملہ تشریف لاتے تو ایک مخلص خادم کی طرح ہر وہ خدمت بجا لاتے جو ایک خادم کا حق ہوتا ہے۔ سلسلہ کے لئے بڑے غیور تھے اور کوئی رشتہ داری یا دوستی اس میں کبھی روک نہ تھی جب خلافت ثانیہ کے آغاز میں لاہوری فتنہ اٹھا اور ان کے خاندان کے بعض افراد پیغامی رو میں بہہ گئے تو حاجی صاحب نے ان سے بیزاری کا اظہار کیا۔ وہ ہر شخص کی مدد کرنا اپنی زندگی کا واحد مقصد قرار دیتے اور ہر وہ شخص جو کسی وقت بھی کسی مدد کا محتاج ہوتا حاجی صاحب اس کی خدمت کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جاتے۔ گویا دوسروں کی مدد کرنا آپ کی زندگی کا روزمرہ کا معمول تھا۔ اور سلسلہ کے لئے تو آپ کے اوقات گویا وقف تھے۔ دوستوں کے دوست اور خوش مذاق الغرض

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

ہماری دعا ہے خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اپنے آقا کے قدموں میں وہ مقام عطا کرے۔ جس کی ان کے دل میں ہمیشہ تمنا تھی۔ آپ کے دل میں ہمیشہ سلسلہ عالیہ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی تھی۔ صاف گوئی شعار تھا۔ ایک سچے خادم دین کی طرح اپنی تمام عمر گذاری اور خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ آپ کے پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ آمین

تیرے چھٹنے سے ہمیں صدمہ ہے لیکن اے اخی
عالم فانی سے کرنا ہے سبھی کو انتقال
ضعف انسانی سے ہے ہم کو یہ سارا رنج و غم
ورنہ مومن کے لئے ہر وقت ہے وقت وصال

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر حسب معمول امسال بھی مرکز کی ہدایت کے مطابق احمدی جماعتوں نے اپنے ہاں خاص جلسے منعقد کئے جس میں پیشگوئی مصلح موعود اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم الشان کارناموں کا تذکرہ کیا گیا اور حضور کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے حضور کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی گئی چونکہ بوجہ عدم گنجائش جماعت کے جلسوں کی روداد الفضل میں شائع نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے صرف ان مقامات کے نام درج کر دئے جاتے ہیں۔ جہاں سے جلسے منعقد کرنے کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں

لاہور۔ سیالکوٹ شہر۔ حیدرآباد۔ بہاولپور۔ منٹگمری۔ گجرانوالہ۔ رحیم یار خاں۔ کیمبل پور میرپور آزاد کشمیر۔ ایبٹ آباد۔ چکوال۔ خانیوال۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ دنیا پور ضلع ملتان۔ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔ نور نگر فارم چک ۹۱/۸ محمود آباد۔ ضلع ملتان۔ چندرکے منگولے میر شاہ شمالی وزیرستان۔ پیرو چک ۱۱۔ ضلع شیخوپورہ۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ لالہ موسیٰ۔ ننکانہ کراچی۔ گھمولہ دکان۔ گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ چک ۳ ضلع منٹگمری۔ ہڑپہ۔ چک ۵/۷۶ ضلع منٹگمری

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ فضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام غوث صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۱۲ ر گ ب کلاں تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۶ء کو بوقت شام چک ۱۱۲ میں وفات پا گئیں۔

مورخہ ۱۸ فروری بروز جمعہ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر جنازہ پڑھا۔ بعد ازاں آپ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک۔ صابرہ۔ مخلص اور فدائی احمدی تھیں ۱/۵ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

خالد محمود بھٹی ایڈووکیٹ ۷، ۹۰ بی پیپلز کالونی لائلپور

پتہ مطلوب ہے

عبدالرشید ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی مرحوم کے موجودہ مکمل پتہ کی ضرورت ہے۔ جن صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو براہ مہربانی نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا پوتا عزیز اویس احمد ولد منشی محمد عباس فاروقی عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اور آجکل بہاولنگر ہسپتال میں داخل ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور میں بھی خود بیمار رہتا ہوں۔ میرے لئے بھی دعا فرما دیں۔

(محمد صادق فاروقی۔ قصور)

۲۔ میری دادی جان کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں

(مسرور احمد باجوہ چک نمبر ۳۱۲ کمتھووالی ڈاکخانہ ۲۱۳ کھتھہ ضلع لائلپور)

۳۔ میری صحت خراب رہتی ہے اور مالی مشکلات کے ساتھ بعض اور پریشانیاں بھی لاحق ہیں احباب جماعت صحت اور مشکلات کی آسانی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم ایس خالد آڈیٹر جماعت احمدیہ مغل پورہ)

۳۔ خاکسار بوجہ اعصابی کمزوری کے علیل ہے اور علاج کی غرض سے حیدرآباد جا رہا ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں (محمد عمر سندھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم شکارپور)

۴۔ میری چھوٹی بہن چیچک میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالکریم طاہر سر راہ عالمگیر حال ربوہ)

۵۔ خاکسار کے بھتیجے کو چند دنوں سے بخار آتا ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشارت احمد باجوہ بھائی چک نمبر ۳۱۲ کمتھووالی۔ ضلع لائلپور)

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کیلئے
"ہومیو رجسٹریشن کورس" (سوال و جواباً) ۵/- پڑھئے
ایچ پی فارمیسی دھوبیر دکانداراں گجرات

الفضل میں اشتہار
دینا کلید کامیابی ہے

ڈاکٹر اختر احمد شیخ
اوقات مشورہ:۔ شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک
غریب مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے
کوٹھی المنظور۔ دار الصدر غربی بالمقابل کوٹھی چوہدری ظفر اللہ خان

اعلان
دار الصدر کے غربی حصہ میں ایک صاحب نے چار کنال کا قطعہ خرید کیا تھا۔ اس جگہ کا پانی میٹھا ہے۔
قابل فروخت ہے ضرورتمند دوست توجہ فرمائیں۔
سیکرٹری کمیٹی آبادی۔ ربوہ

اقترب للناس حسابهم وهم فی غفلة معرضون ؕ

(منقول از ہفت روزہ المنبر۔ لائل پور۔ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء)

نوٹ :۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو ۔

۱۶ فروری کو صرف ایک دن میں جو حادثات رونما ہوئے ان کی ایک جھلک :۔

٭ کولمبو جاتے ہوئے یونان کے ایک جہاز کو آگ لگ گئی ۔ مدد پہنچنے تک جہاز کا ایک حصہ جل کر راکھ ہو گیا ۔ عملے کے ۷ افراد میں سے آٹھ جھلس گئے ہیں

٭ ایک برطانوی جہاز لائبریا کے ایک سٹیمر سے ٹکرا گیا اور اس کے نتیجہ میں ۸ افراد ڈوب گئے ۔ باقی ۲۸ کو بچا لیا گیا ۔ یہ حادثہ لائبریا کے ساحل پر پیش آیا ۔

٭ رنگون میں آگ لگی جس کے نتیجہ میں متعدد افراد جھلس گئے ۔ ۱۰ ہزار افراد بے گھر ہو گئے اور ایک ہزار مکان تباہ ہو گئے دوسری املاک کو بھی سخت نقصان پہنچا ۔

٭ جرمنی میں ڈسلڈورف میں ایک مکان میں دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں ۳ افراد ہلاک ہو گئے ۔ اس بات کا امکان ہے کہ ملبہ سے مزید لاشیں ملیں ۔

٭ ہوانا کے قریب کیوبا کا ایک مسافر بردار طیارہ گر پڑا جس میں ۲۳ افراد ہلاک ہو گئے ۔ حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ۔

٭ ٹوکیو میں ایک زیر تکمیل جہاز میں آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں چار افراد ہلاک اور ۱۲ زخمی ہو گئے ۔

٭ سائیگون کے ہوائی اڈہ کے قریب دو بارودی سرنگیں پھٹنے سے بارہ افراد ہلاک ہو گئے ۔ یہ سرنگیں جنوبی ویٹ نام میں کمیونسٹ گوریلوں نے بچھائی تھیں

٭ برلن ۔ مغربی جرمنی میں ایک کان میں دھماکہ سے ۱۳ کان کن ہلاک ہو گئے

٭ جنوبی کوریا کی فوج نے حملہ کر کے کیٹ سند کے شہر کو لوٹ لیا مکانوں کو آگ لگا دی ۔ اور وحشیانہ قتل عام سے ۴۱ افراد کو ہلاک کر دیا ۔ جن میں آٹھ بچے اور چھ بوڑھے بھی شامل ہیں ۔

٭ شمالی ویٹ نام کے صوبہ ینبھپو میں امریکہ کے طیاروں نے بدھ کے روز ۳۵ مرتبہ بمباری کی ۔

٭ بلغراد یوگوسلاویہ میں بدھ کے روز مسافر ٹرین مال گاڑی سے ٹکرا گئی ۔ سرکاری اطلاع کے مطابق اس حادثہ میں ۱۷ مسافر ہلاک اور ۲۸ زخمی ہوئے ۔

٭ اسی بدھ کو ، کوئٹہ کے قریب بارکھان میں ، زلزلے کے متعدد جھٹکے محسوس کئے گئے ۔ ماہرین طبقات الارض کا کہنا ہے کہ گزشتہ تین چار روز میں اس چھوٹے سے قصبہ میں تین سو جھٹکے ریکارڈ کئے گئے ۔

٭ اسی بارکھان (یا بارخان) کے بارے میں ۔ اسی دن کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی " فورٹ منرو کے قریب ۴ ہزار فٹ کی بلندی پر برخان کا پہاڑی مستقر واقع ہے برخان میں اور بلوچستان کے علاقہ لورالائی میں شدید زلزلہ آیا جس کے جھٹکے مغربی پاکستان میں دور دور تک یعنی ملتان ۔ بہاولپور ۔ لاہور ۔ سرگودھا ، منٹگمری ۔ اور شمال مغرب میں افغانستان تک محسوس کئے گئے ۔ صرف برخان میں ۱۲ افراد ہلاک ہوئے ان میں چار عورتیں بھی شامل تھیں ۔ ایک درجن مواضع صفحۂ ہستی سے اجڑ گئے ۔ اسی علاقہ کے ۱۲۰ مواضع میں بیشتر مکانات زمین بوس ہو گئے اور دور دور تک کی بستیوں کے مکانوں میں دراڑیں پڑ گئیں چالیس افراد زخمی ہوئے :

اس زلزلے سے ایک ہزار مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں ۵۴ مربع میل کے علاقے میں تقریباً پانچ ہزار افراد بے گھر ہوئے ہیں ۔ اب تک ایک لاکھ روپیہ ، زلزلہ سے متاثر ہونے والے افراد میں تقسیم کیا جا چکا ہے ۔ اور یہ معلوم رہنا چاہئے کہ یہ زلزلہ اس علاقے میں آیا ہے جس میں ۱۹۶۲ء میں شدید زلزلہ آیا تھا ۔ جس کے جھٹکے لاہور ، پشاور ۔ راولپنڈی اور دوسرے شہروں میں محسوس کئے گئے ۔ جس سے لاہور میں ایک مسجد کا مینار زمین پر گر پڑا تھا اور ۱۳ افراد زخمی ہوئے تھے ۔

اور ـــــ یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ زلزلہ اسی علاقہ ـــــ کوئٹہ ریجن میں آیا جس میں ۱۹۳۵ء میں زلزلہ آیا تھا اور عین اس وقت بجز چند نفوس کے جو یا تو اللہ کی یاد میں جاگ رہے ہوں گے اور یا بیمار و جرائم پیشہ ، باقی سبھی لوگ گہری نیند لے رہے تھے ۔ صبح تین بجکر چار منٹ ہوئے تھے کہ زلزلہ آیا اور کوئٹہ کا شہر اور قلات تک ایک سو میل کا علاقہ تین منٹ میں تہس نہس ہو گیا تھا ۔ اس زلزلہ میں مرنے والوں کی تعداد ۵۴ ہزار تھی ۔ اور پھر اسی سال (۱۹۳۵ء) ۲ رجون کو اسی علاقہ میں ایک آتش فشاں پہاڑ پھٹا جس سے زندہ انسانوں کے دل دہل گئے ۔

اوپر جو خبریں دی گئی ہیں یہی نہیں کہ یہ ایک دن کے ایک ہی اردو اخبار سے لی گئی ہیں ۔ بلکہ یہ سب کچھ ایک ہی دن میں ہوا ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ اس دن اور کیا کچھ اس خطہ ارضی پر ہوا ۔ جس کی اطلاع اخبارات تک نہیں پہنچی ۔

اور پھر اسی کے ساتھ ، اسی اخبار میں جب ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ ـــــ ویٹ نام کی حالیہ جنگ میں اب تک سرکاری فوج کے مرنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور جنوبی ویٹ نام میں اس جنگ نے جو معاشی ابتری پھیلائی ہے وہ اپنی آخری حدود تک جا پہنچی ہے ۔ امریکی ماہرین نے اصلاح احوال سے مایوسی کا اظہار کر دیا ہے ۔ عام آدمی کی قوت خرید مفلوج ہو چکی ہے ۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق اشیاء ضروریہ کی قیمت میں ۵۰ سے ۱۰۰ فی صد اضافہ ہو چکا ہے ۔ اور یہ رائے عام ہے کہ اگر غیر معمولی تدابیر اختیار نہ کی گئیں تو چاہے امریکہ شمالی ویٹ نام پر قبضہ کرے لیکن معاشی محاذ پر جنوبی ویٹ نام کو جو شکست ہو گی یہ فتح اس کی تلافی نہیں کر سکے گی ۔

اگر طبیعت ابھی بھی گداز نہ ہوئی ہو تو اسی ماہ فروری میں رونما ہونے والے ان حادثات کو بھی سامنے لے آیئے جو پاکستان ، بھارت ، روس اور بعض دوسرے ممالک میں ، ہوائی اور بحری جہازوں کو پیش آئے ۔

اور پھر سوچئے کہ یہ حادثے ، جو زمین پر ، سمندروں میں ، خلاء اور فضا میں ہو رہے ہیں اور انہی کے ساتھ آسمان سے بارش کے اترنے کا جو حال ہے ، مزید برآں ایک نظر اس جانب بھی دوڑائیے کہ ـــــ

٭ اسرائیل اور شام کے مابین متعدد جھڑپیں ہو چکی ہیں جن میں فریقین کا جانی نقصان بھی ہوا ، اسرائیل ایٹم بم بنانے کے منصوبے باندھ رہا ہے ۔ عرب ممالک اعلان کر چکے ہیں کہ اگر اس نے یہ کام عملاً شروع کیا تو ہم اس کے ایٹمی مراکز کو تباہ کر دیں گے

٭ ترکی اور یونان کے مابین قبرص کے مسئلے پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں

٭ اعلان تاشقند کے باوجود بھارت مسئلہ کشمیر پر گفتگو کرنے پر آمادہ نہیں ہو رہا اور ستمبر ۱۹۶۵ء کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ جنگی تیاریوں میں مصروف ہے اور امریکہ بھارت کی مدد کے لئے حرکت میں آ چکا ہے

٭ روس ، چین اور امریکہ ایک دوسرے سے ٹکرانے کے لئے پر تول رہے ہیں ، امریکہ چین کو گھیرے میں لے رہا ہے ۔ چین اقوام متحدہ کی پابندیوں سے آزاد ۔ اپنی فوجیں بڑھانے میں مصروف ہے ۔

٭ امریکہ اعلان کر چکا ہے کہ وہ چند لمحات میں روس کو صفحۂ ہستی سے نابود کر سکتا ہے ۔ روس نے اعلان کیا ہے کہ اس نے ایسے خوفناک ہتھیار تیار کر لئے جن سے وہ اپنے کسی بھی دشمن کو ایک مختصر ترین لمحہ میں نیست و نابود کر سکتا ہے ، روس کے چیف آف سٹاف مارشل مالنوی زاخروف نے اعلان کیا ہے کہ روس نے جو خوفناک ایٹمی آبدوزیں تیار کی ہیں وہ خوفناک اور طاقتور ترین میزائلوں سے لیس ہیں ، ان کی استعداد غیر محدود ہے اور ان کا مقابلہ دنیا کا کوئی ملک نہیں کر سکتا ۔

ایک عمیق جائزے کی رو سے ، اگر آئندہ جنگ شروع ہوئی تو ابتدائی چند گھنٹوں میں پوری دنیا کی نصف آبادی تو موت کی نیند سلا دی جائے گی اور بقیہ کا بیشتر حصہ مفلوج و اپاہج ہو گا ۔

ان تفصیلات کو سامنے رکھئے اور قرآن مجید کا یہ ارشاد سنئے

اقترب للناس حسابهم و هم فی غفلة معرضون

عالم انسانیت کا وقت حساب قریب آ چکا ہے اور وہ غفلت و اعراض کو معمول بنائے ہوئے ہے ۔

حساب کے قریب ہونے میں تو اب کسی کو شبہ نہیں البتہ غفلت کی حقیقت اور اعراض کی کیفیت ، اچھے بھلے مسلمانوں بلکہ علم سے بہرہ ور لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہی ۔ ورنہ آج جبکہ یہ بات کسی بھی ہوشمند سے مخفی نہیں کہ اس زمین ، خلاء ، فضا اور سمندر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ان سب کے خالق و مالک کے اذن سے ہو رہا ہے ۔ اور اس کی سنت غیر متبدلہ اور نہ ٹلنے والا قانون یہ ہے کہ جب بھی اہل دنیا ظلم اور بے حیائی کا راستہ اختیار کرتے ہیں اس کے عذاب کا کوڑا مختلف نشان سے برسا کرتا ہے ۔

اور اس وقت پوری دنیا ظلم و ستم حق ماری ، استبداد ، بداخلاقی ، بے حیائی اور بدکرداری سے بھر چکی ہے اور اس صورت حال کی اصلاح کی آرزو رکھنے والے اپنے اپنے حال میں مست ہیں ۔ یہی وہ بلکہ وہ غفلت اور اعراض ہے جس پر قرآن کریم تعجب و استعجاب کا اظہار کر رہا ہے ۔ لیکن یہ غفلت عذاب الٰہی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالا کرتی لے دعوت دیا کرتی ہے اور کبھی اس غفلت کی دعوت کو عذاب الٰہی نے ٹھکرا دیا نہیں ۔

جو شخص دینی کاموں میں تھک کر بیٹھ جاتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے

استقلال سے دین کی خدمت میں لگے رہو اور کبھی تھک کر نہ بیٹھو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استقلال کے ساتھ دینی خدمات بجا لانے اور قربانیوں کے لئے ہمیشہ تیار رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک احمدی تھے اب تو وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ایک دوست نے سنایا کہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا سلسلہ کی ضروریات کے لئے چندہ دیں وہ اچھے مالدار آدمی تھے مگر چندے کا ذکر سنکر کہنے لگے کہ میں بڑے بڑے چندے دے چکا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں مجھ پر کوئی چندہ نہیں۔ نتیجہ کیا نکلا؟ نتیجہ یہ نکلا کہ دوستوں نے ایک دن دیکھا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بڑی نمازیں پڑھی ہیں۔ سرکار بھی ایک لمبے عرصہ تک کام لینے کے بعد پنشن دے دیتی ہے خدا کیوں نہیں دے گا۔ تو دیکھو ایک چیز انہیں دوسری چیز کی طرف لے گئی۔ انہوں نے انکار کیا اور سمجھ لیا کہ میری عمر آ گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے چندہ گیا۔ اور پھر نماز ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اور یہ تو اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ انہیں وفات دے دی ورنہ ممکن تھا وہ یہ بھی کہہ دیتے کہ خدا پر ہم بہت لمبا عرصہ ایمان لا چکے ہیں اب اس سے بھی پنشن ملنی چاہیئے۔ اور گو ان کا عملی حصہ چھن گیا مگر وفات کی وجہ سے ان کا ایمانی حصہ محفوظ رہا یہ تو نہایت نمایاں اور کھلی مثال ہے لیکن اس قسم کی چھوٹی مثالیں قریباً ہر شخص اور ہر محلہ میں پائی جاتی ہیں کچھ دنوں تک لوگوں میں خدمت دین کا جوش رہتا ہے اور وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن چند دنوں کے بعد ہی قربانیاں چھوڑ دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت کچھ کر لیا یہ بے استقلالی کا مرض ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے اور بے استقلالی غلط انکال کا نام ہوتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے میں نے بہت کچھ کر لیا ہے اور اس بات کو نہیں سمجھتا کہ ہماری شریعت میں بہت کے معنے ہی کوئی نہیں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہیں کہتا کہ میں نے اپنے بندہ کو بہت دے دیا۔ لیکن بندہ چند دن خدمت کر کے یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میں نے بہت خدمت کی ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ بندے تو خدا تعالیٰ کی دین کے متعلق یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس نے بہت کچھ دے دیا۔ لیکن خدا یہ نہیں کہتا کہ میں نے اپنے بندے کو بہت کچھ دے دیا چنانچہ دیکھ لو آریہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کچھ مدت تک ان ارواح کو جنت میں رکھ کر خدا تعالیٰ پھر انہیں جنت سے نکال دے گا۔ اور دنیا میں واپس بھیج دے گا۔ مثل مشہور ہے داتا دے اور بھنڈاری کا پیٹ پھٹے۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں اپنے بندوں کو ابدی جنت دوں گا۔ لیکن آریہ کہتے ہیں کہ ابدی جنت کس طرح دے سکتا ہے۔ اگر وہ دینے لگے تو اس کا خزانہ نعوذ باللہ خالی ہو جائے۔ یہ اعتراض دراصل ان کی اپنی فطرت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان کی اپنی فطرت میں چونکہ بخل ہوتا ہے اور یہ کہنے کے عادی ہوتے ہیں کہ بہت کچھ دے چکے۔ بڑی خدمتیں کر لیں اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی وہی بات منسوب کر دیتے ہیں حالانکہ جنت کی نعماء کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عطاءً غیر مجذوذ کہ ہم جو کچھ جنتیوں کو دیں گے وہ واپس نہیں لیں گے۔ بلکہ ہمارا انعام بار بار چلتا چلا جائے گا۔ اور دراصل عام مومن کے لئے وہی حقیقی عید ہے گویا جو دنیا والی عید عام مومن کے لئے وہ جنت ہے اور جنت ہی بندے کا اصل مقام ہے جو بندہ اس دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

کلر پاکستان خام مال کچی دھاتوں، پھلوں، اور سبزیوں کے بدلے میں ۵۰ ہزار ٹن گندم درآمد کرے گا۔

بھارت تنازعہ کشمیر پر بات چیت کے لئے تیار رہے

وزارتی کانفرنس میں سخت رویہ اختیار نہیں کیا جائے گا

چندی گڑھ ۲۸ فروری۔ بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کل یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات اب بھی بہت نازک ہیں۔ جس کے پیش نظر وزارتی کانفرنس میں سخت رویہ اختیار کرنے کی بجائے نرم رویہ اختیار کرنا ہو گا۔ اور اس میں پیش ہونے والے معاملات پر بات چیت کرنا ہو گی۔ تاہم اختلافات کو بنیاد بنا کر بات چیت کو کامیاب اور مفید نہیں بنایا جا سکتا۔ دونوں ملکوں کی ترقی کی رفتار باہمی کشیدگی کے باعث متاثر ہوتی رہتی ہے۔ اب دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ کشیدگی ختم کر کے امن و سکون کے ساتھ ترقی کرنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

انہوں نے نامہ نگاروں سے یہ باتیں کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کم ہو گئی ہے لیکن پھر بھی تعلقات کی نوعیت بڑی نازک ہے۔

انہوں نے کہا راولپنڈی میں ہونے والی وزارتی کانفرنس اور اس کے نتائج کی حامل ہو گی۔ اور اس سے اقتصادی شعبوں میں مثبت نتائج ظاہر ہوں گے۔ سردار سورن سنگھ نے کہا کہ دونوں ملکوں کے تنازعات اور اختلافات جلد نہیں طے ہو سکتے

(بقیہ صفحہ ۴)

کہ اسلام کے ہر شہید کا خون اسلام کی ایسی آبیاری کرتا ہے کہ دنیا کی نگاہیں حیران رہ جاتی ہیں۔ اسلام کی گزشتہ چودہ سو سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جہاں بھی مسلمان کا خون بہایا گیا ہے وہیں اسلام پھیلا اور پھولا ہے۔ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ نہ صرف ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے بلکہ ہر بات پر قادر بھی ہے۔ بے شک اس وقت نائیجیریا کے مسلمان بے یار و مددگار رہ گئے معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کا حقیقی یار و مددگار تو وہ خدائے قادر و توانا ہے جس نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ اب اسلام آگے ہی بڑھے گا اس کا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا۔ ہر مسلمان کا دل اس یقین سے پُر ہے کہ اب نائیجیریا میں سر احمدو بیلو اور سر ابوبکر سے بھی بڑھ کر لوگ پیدا ہوں گے اور وہ اسلام کے جھنڈے کو اس طرح بلند کریں گے کہ پھر وہ کبھی سرنگوں نہ ہو گا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

شام کی نئی حکومت سوشلسٹ ملکوں سے تعلقات استوار کرے گی

انقلابی فوج اور معزول صدر کے حامیوں میں فائرنگ

دمشق ۲۸ فروری۔ باخبر ذرائع کے مطابق شام کے معزول صدر امین الحافظ المزہ جیل میں نظر بند ہیں دریں اثنا شام کی نئی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ سوشلسٹ ملکوں سے تعلقات استوار کرے گی۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ دمشق میں ابھی تک انقلابی فوجوں اور امین الحافظ کے حامیوں میں فائرنگ ہو رہی ہے۔

باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق معزول صدر امین الحافظ جیل میں ہیں۔ ان کا اپریشن کر کے ان کے پاؤں میں سے گولی نکالی گئی ہے۔

انقلاب کے دوران انہیں یہ گولی لگی تھی۔ بغاوت کے بعد معزول صدر کے بارے میں یہ واضح اطلاع ملا ہے۔ ایک عینی شاہد کا کہنا ہے کہ صدر کے محل میں باغیوں اور صدر کے حامیوں کے درمیان خونریز جھڑپ ہوئی تھی جس میں بے شمار فوجی مارے گئے۔ اردن اور لبنان کے ساتھ ملنے والی شامی سرحدیں کھول دی گئی ہیں کرفیو کل ہی ختم کر دیا گیا تھا۔ شام اور اردن کے درمیان ٹیلیفون کا رابطہ بھی بحال ہو گیا ہے۔ عمان اور بیروت کے مسافروں کا کہنا ہے کہ شام جانے والے مسافروں کو سرحد سے شامی کاروں میں ان کی منزل مقصود تک پہنچایا جاتا ہے بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک ابھی تک دمشق کی سڑکوں پر گشت کر رہے ہیں۔ ریڈیو سٹیشن ڈاک خانے اور بجلی گھر پر زبردست پہرہ ہے کرفیو کی پابندیاں ختم ہونے کے ساتھ ہی بازاروں میں چہل پہل شروع ہو گئی ہے۔ سکول بھی کھل گئے ہیں محسوس ہوتا ہے کہ شام کی نئی حکومت کا مکمل کنٹرول ہو گیا ہے

دمشق ریڈیو کی اطلاع کے مطابق شام کی نئی حکومت سامراجیت کے خلاف جدوجہد کے سلسلے میں سوشلسٹ ملکوں سے تعلقات استوار کرے گی۔